

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا

”اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو“ (القرآن)

غیبت

سے بچئے

تحریر

حافظ عدیل یوسف صدیقی

صدیقیہ پبلیشرز فیصل آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَا يَغْتَبِ بَّعْضُكُم بَعْضًا

اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو (القرآن)

غیبت

سے بچئے

تحریر

حافظ عدیل یوسف صدیقی

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

بفیضانِ کرم

آفتابِ علم و حکمت عظیم روحانی پیشوا
الحاج پیر
علاؤ الدین صدیقی مدظلہ تعالیٰ صاحب
چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی (نیریاں شریف آزاد کشمیر)

مصنف _____ حافظ عدیل یوسف صدیقی

تیسرا ایڈیشن _____ 2005

تعداد _____ دو ہزار

طابع _____ سبحان اللہ پرنٹرز

اہتمام _____ ملک مقصود احمد (سرفراز کالونی)

ہدیہ _____ پڑھنا اور عمل کرنا

ناشر _____ صدیقیہ پبلیشرز فیصل آباد

دانشمندو سنو حقیقت عرض فقیر کریندا
جو کوئی آپوں چنگاھووے ہر نوں بھلا تکیندا

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے شب و روز

ہم اگر غور کریں تو یہ بات ہمیں تسلیم کرنا پڑے گی۔ کہ ہم میں سے اکثر لوگ زبان کے استعمال میں بے احتیاط ہیں۔ غیبت، چغلی، جھوٹ، گالی گلوچ، فضول گفتگو ہماری زندگیوں میں رچ بس چکی ہے۔ فراغت کے لمحات میں گپ شپ کے عنوان سے کسی کی غیبت چغلی معمول بن چکی ہے۔ زبان کا استعمال ہمارے اپنے اختیار میں ہے اگر زبان اچھی بات، ذکر الہی، درود شریف تلاوت و نعت وغیرہ میں استعمال ہو تو کرم ہی کرم ہے اگر بے فائدہ دنیوی گفتگو، کسی کی برائی، جھوٹی من گھڑت باتیں، گالی گلوچ وغیرہ میں استعمال ہو۔ تو انسان معصیت کے جال میں پھنس جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کے باعث اللہ رب العزت کے دربار میں نافرمانوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

فضول بات کرنے سے خاموش رہنا افضل ترین ہے۔ اور الْكَلِمَةُ

الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ خاموش رہنے سے اچھی میٹھی بات کہنا صدقہ ہے

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارکہ ہے

اللہ کے ذکر کر کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ اللہ کے

ذکر کے علاوہ زیادہ کلام کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں میں

سے سخت دل والا اللہ پاک کے حضور سب سے زیادہ دور ہے۔

الا ماشاء اللہ ہم لوگ اس زبان سے غیبت میں جو کہ ایک عظیم گناہ ہے

اس انداز میں گم ہو چکے ہیں۔ جیسے کہ شاید ہم اس عظیم گناہ کو گناہ ہی نہیں

سمجھتے ان اوراق میں قرآن وحدیث کی روشنی میں غیبت کی مذمت کے

حوالہ سے مختصر سی سعی کی گئی ہے۔

تاکہ ہم لوگ استفادہ کر کے غیبت سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔

اور اللہ پاک رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں

سرخروئی حاصل کر سکیں۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق ارزانی نصیب

کرے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ عدیل یوسف صدیقی

خطیب جامع مسجد فاطمہ (آئینہ بلاک مسلم ٹاؤن)

امیر بزم محی السلام گلشن کالونی، فیصل آباد

0300-6628705

غیبت کسے کہتے ہیں؟

کسی مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اسکی برائی، عیب دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرنے کو غیبت کہتے ہیں کچھ لوگوں کے خیال میں یہ بات بھی ہے۔ جو بات یعنی برائی ہم کسی شخص کی بیان کر رہے ہیں۔ یہ برائی اس میں موجود ہے۔ تو ہم بیان کر رہے ہیں۔ نہیں دوستو! برائی کسی میں موجود ہو اور ہم اسکی غیر موجودگی میں بیان کریں۔ تو یہی غیبت ہے اور اگر برائی، عیب نقص اس میں موجود نہ ہو۔ اور ہم بیان کریں۔ یہ صرف غیبت ہی نہیں بلکہ اس پر بہتان ہوگا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے میں جو برائی اس شخص کے پیچھے بیان کر رہا ہوں اس کے منہ پر بھی یعنی سامنے بھی بیان کر سکتا ہوں۔ گویا اس طرح غیبت کو جائز سمجھتے ہیں۔ جبکہ سامنے بیان کر سکتا ہو یا نہ کر سکتا ہو غیبت برائی کا بیان کرنا ہے۔ ایک مرتبہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا (اَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ)

جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟

(قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ)

صحابہ نے عرض کیا اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔

(ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ

إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ)

تمہارا اپنے بھائی کو ان الفاظ میں یاد کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔

عرض کیا گیا آپ ﷺ ارشاد فرمائیں اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب

موجود ہو جو بیان کیا جائے۔ (تو کیا اس کا ذکر کرنا بھی غیبت ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ

مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ

اگر تیرے بھائی میں وہ عیب موجود ہے۔ جو تو نے بیان کیا تو یہ غیبت ہے۔

اور اگر وہ عیب برائی اس میں نہیں تو تیری طرف سے اُس پر بہتان بھی ہوگا

قرآن حکیم کا حکم :-

ہم مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک مکمل ضابطہ

حیات ہے۔ سرچشمہ ہدایت ہے۔ ہمیں یہ اپنی زندگی کے یہ چند روز قرآن حکیم

کی روشنی میں گزارنے ہوں گے۔ جس نے اپنی یہ فانی زندگی قرآنی احکامات

کے مطابق بسر کرنے کی حتی المقدور کوشش کی اُس کو دونوں جہان میں کامیابی

کی ضمانت ہے۔ اُس کیلئے نویدِ نجات ہے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت

نے غیبت سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ

الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا

اُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ
(الحجرات)

ترجمہ:- اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے
اور عیب نہ ڈھونڈو۔ اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند رکھے
گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے۔ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ اور اللہ سے ڈرو
بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

دوستو! مسلمان بھائیو!

قرآن مجید نے ایمان والوں کو غیبت سے نفرت دلانے کے لئے ایک ایسی
مثال دے کر منع فرمایا ہے کہ کوئی بھی سمجھدار انسان غیبت کرنے کا تصور
بھی نہیں کر سکتا۔

فرمایا کیا کوئی ایمان والا انسانی گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اور انسان بھی
وہ جو مردہ ہو۔ اور مردہ بھی وہ جو اس کا بھائی ہو۔

مردار بھائی کا گوشت کھانا تو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لیکن غیبت لوگوں کی
مرغوب غذا کیوں ہے۔

غیبت مردار کھانے سے زیادہ بدتر:-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے سنگین جرم زنا کا ارتکاب
کیا۔ اور پھر اعتراف کیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سنگسار یعنی اُس
پر پتھراؤ کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس شخص کو دیکھ کر دو شخص آپس میں یوں گفتگو کرنے
لگے۔ کہ اللہ نے تو اسکے سنگین جرم کو چھپا رکھا تھا۔ اس نے خود

ظاہر کیا اور اب یوں سنگسار کیا جا رہا ہے۔ جیسے کتے کو کیا جاتا ہے۔
 ان دونوں کی گفتگو کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سماعت فرمالیا۔ چلتے
 ہوئے سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلایا۔ دونوں حاضر ہوئے۔
 ایک طرف مردار گدھا پڑا ہوا تھا۔ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا
 اس مردار گدھے کو کھاؤ۔ دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے
 کھائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!
 تم مردہ گدھا کھانے سے تو نفرت کرتے ہو۔ لیکن اپنے بھائی کی عزت پر جو تم
 نے حملہ کیا یعنی غیبت کی وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بدتر ہے۔
 پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ تو
 اس وقت (جس کو سنگسار کیا گیا) جنت کی نہروں میں نہا رہا ہے۔
 پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا

تو گٹھڑی سنبھال تینوں چور نال کی
 تو اپنی نیڑ تینوں ہور نال کی

غیبت زنا سے بدتر:-

ہر ذی شعور انسان ادراک رکھتا ہے، کہ زنا کس قدر سنگین جرم ہے۔
 لیکن غیبت اس قدر گناہِ عظیم ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کی وعید یہ بھی فرمائی ہے۔

الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا

غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غیبت کرنا زیادہ سخت کیسے ہے۔ نبی پاک
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ اس طرح ہے
 کہ بندہ جب زنا کرتا ہے۔ شرمندہ ہو کر عاجزی اور اخلاص کے ساتھ
 جب سچی توبہ کر لیتا ہے۔ اللہ سے معافی مانگتا ہے اللہ کریم تو بہ قبول فرما
 لیتا ہے۔ معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت اس وقت تک معاف نہیں ہوتی
 جب تک جس کی غیبت کی جائے وہ معافی نہ دے یہ مسئلہ حقوق العباد
 کا ہے اس لئے جس کی غیبت کی ہو اس سے بھی معافی لینا ضروری ہے۔

چہرہ نوچنا

جو شخص غیبت کرتا ہے۔ کس قدر عذاب میں گرفتار ہوگا۔ دیکھئے
 جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العالمین نے معراج عطا فرمایا
 تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ معراج کی رات میرا گذر
 ایک ایسی قوم کے قریب سے ہوا۔ جن کے ناخن تانے کے تھے اور وہ ان
 ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں میں نے سید الملائکہ جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا یہ کون
 لوگ ہیں۔ جو اس عذاب میں گرفتار ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے
 عرض کیا یہ وہ افراد ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے
 (یعنی غیبت کرتے تھے)

اور لوگوں کی عزت کی پرواہ نہیں کرتے تھے

فائدہ حاصل کیجئے :-

اب حالات کچھ بدل چکے ہیں۔ ہم دنیاوی مال میں فائدہ کو ہی محض فائدہ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر عمل کرنے میں ہی انسان کا فائدہ ہے۔ حضرت سلیمان بن جابر رضی اللہ عنہ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بے کس پناہ میں عرض کیا۔ یا حبیب اللہ کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جس میں مجھے فائدہ نصیب ہو۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کسی بھی اچھی بات کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ بات اتنی ہی کیوں نہ کہ تو اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں سے خوش اخلاقی سے ملا کر اور مسلمان بھائیوں کی ان کے پیچھے غیبت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ باتیں وہ ہیں۔ جو انسان کو فائدہ دینے والی ہیں (اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے)

اللہ کی بارگاہ میں رسوائی سے بچئے :-

کچھ اعمال ایسے بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے اللہ رب العالمین انسان کو اپنی بارگاہ میں ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ اور غیبت ان اعمال میں سے ایک ہے۔ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلیمان بن براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی بلند آواز سے خطبہ ارشاد فرمایا۔ کہ اپنے اپنے گھروں میں عورتوں نے بھی خطبہ شریف سننے کا شرف حاصل کیا خطبہ شریف کے الفاظ یہ تھے۔ وہ لوگ زبان سے ایمان لاتے ہیں

اور دلوں سے ایمان نہیں لاتے۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو
اور نہ ہی کسی کی تذلیل کیا کرو۔ جو کسی تذلیل کرتا ہے۔ اللہ رب العالمین
اُسے اپنی بارگاہ میں رسوا کر دیتا ہے

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈتا ہے رات دن
چشمِ عبرت سے کبھی اپنی سیاہ کاری بھی دیکھ

آبروئے مسلم :-

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھی مسلمان کی عزت و احترام
کی بڑی قدر ہے۔ دوارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے جاتے ہیں۔
تاکہ اس روشنی میں ہمیں دوسرے مسلمان بھائیوں کی عزت و احترام کا اندازہ
ہو سکے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ
التَّقْوٰى هُنَا وَيُشِيرُ اِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ
اَمْرِى مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ لَهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ
الْمُسْلِمِ عَلٰى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرْضُهُ۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو
ذلیل ہونے دے نہ اس کو حقیر سمجھے تقویٰ یہاں ہے اس کے بعد (اپنے سینہ
اقدس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے) تین بار فرمایا انسان کے لئے یہ شر کافی
ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر جانے مسلمان کی مسلمان پر ہر چیز حرام ہے۔

اس کا خون، مال اور اس کی عزت۔،،

جب انسان کسی کی غیبت کرتا ہے۔ تو اس کی نگاہ میں دوسرے کا مالِ مخون اور عزت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی یا تو وہ اس کے بدن میں کوئی عیب نکالتا ہے۔ مثال کے طور پر فلاں شخص گنجا ہے۔ اُس کا رنگ کالا ہے۔ اس کا کردار ایسا ہے۔ اس کا باپ موچی ہے۔ بھنگی ہے۔ وہ ریاکار ہے متکبر ہے۔ بے نماز ہے۔ اس کا قد چھوٹا ہے۔ وغیرہ سب غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اس لحاظ سے دوسروں کے سامنے اُسے بے عزت کرتا ہے جو گناہِ عظیم ہے اور حرام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ ہو

غیبت سننا بھی گناہِ عظیم:-

جب کوئی شخص کسی کی غیبت کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو ہم لوگ بڑی خوشی کے ساتھ اس کی برائی کو سنتے ہیں۔ بلکہ اُس کا ساتھ دینے کے لئے بڑھ چڑھ کر کوئی بات اپنے پاس سے بھی کرنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے مگر

دوستو! مسلمان بھائیو:-

جہاں غیبت کرنے والا گناہِ عظیم کرتا ہے وہ غیبت سننے والا بھی گناہِ عظیم میں گرفتار ہو جاتا ہے اس لئے جہاں کوئی غیبت کر رہا ہو اولاً تو اسے منع کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی اس گناہِ عظیم سے بچ سکے اور اگر کوئی اس کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ تو ایسی جگہ سے اُٹھ جانا افضل ہے۔ تاکہ کم از کم وہ اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ سکے

سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔

کہ جہاں برائی دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو اور اگر ہاتھ سے روکنے

کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے منع کرو اور یہ بھی طاقت نہ ہو تو دل میں اُس

برائی کو برا سمجھنا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

کون سی غیبت جائز ہے؟

یہ بات ہمارے علم میں آچکی ہے۔ کہ قرآن وحدیث میں غیبت سے

بچنے کا سخت حکم ہے اور غیبت مطلقاً حرام ہے۔ مگر علمائے کرام نے غیبت کو

شرعی غرض کی بنا پر چھ اسباب سے جائز قرار دیا ہے۔

پہلا سبب:-

مظلوم کیلئے جائز ہے کہ وہ قاضی، بادشاہ کے سامنے ظالم کی عدم موجودگی

میں اُس کا ظلم بیان کرے کہ اُس نے میرے ساتھ یہ ظلم کیا ہے۔ جائز ہے۔

دوسرا سبب:-

اگر کسی شخص میں کوئی برائی ہو تو کسی بڑے سے اسکی برائی بیان کی جائے

تاکہ اُسے سمجھایا جاسکے اس طرح اُسکی اصلاح ہو جائے جائز ہے۔

تیسرا سبب:-

کسی مفتی صاحب سے کسی معاملے کا فتویٰ لینا ہو اور تمام معاملہ فریقین کی عدم

موجودگی میں بتانا جائز ہے بہتر یہ ہے۔ کہ جب معاملہ مفتی

صاحب کی خدمت میں پیش کرے تو نام نہ لے ویسے ہی عرض کر دے کہ دو اشخاص کے درمیان یہ معاملہ ہے۔ لیکن اگر نام لیکر بھی پوچھا جائے تو بھی جائز ہے۔ اس شخص کو مخصوص جان کر درست فتویٰ دیا جاسکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کی اُمّ معاویہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا۔ کہ ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے میرا اور میرے بچوں کا خرچ پورا نہیں دیتا کیا میں پوشیدہ اُس کے مال سے کچھ لے لیا کروں تو کیا یہ درست ہوگا؟ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی ضرورت کے مطابق انصاف سے لے لیا کرو۔

(یہاں اُمّ معاویہ نے ابوسفیان کا نام لیا کہ وہ ایک کنجوس آدمی ہے یہ بیان غیبت سے خالی نہیں ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ کے عذر کی وجہ سے اسکو جائز سمجھا۔

چوتھا سبب:-

اگر کوئی شخص کسی پر کوئی اعتماد کر رہا ہو مگر وہ فاسق ہو۔ چور ہو۔ اُسے اچھا سمجھ کر اُس سے کاروبار کر رہا ہو۔ تو اُسے باخبر کر دیا جائے کہ یہ شخص چور ہے۔ اس میں یہ برائی ہے۔ اس طرح کسی فاسق کے عیب کو صاف ظاہر کر دینا جائز ہے۔ تاکہ لوگ اس سے بچیں لیکن بغیر عذر کے جائز نہیں تین شخصوں کی غیبت جائز ہے۔ ایک ظالم بادشاہ کی۔ دوسرے بدعتی کی تیسرے اس شخص کی جو اعلانیہ گناہ کرتا ہو۔ (صوفیا کا خیر خواہی کے لئے تنقید یا اصلاح کے لئے تذکرہ بالاتفاق جائز ہے)

پانچواں سبب :-

کوئی شخص ایسے لقب سے مشہور ہو۔ جس میں غیبت کے معنی موجود ہوں جیسے لنگڑا چھوٹے قد والا۔ اور ہاتھ کٹا ہوا وغیرہ چونکہ وہ شخص ان عیبی ناموں سے مشہور ہے تو اس کو پرواہ نہیں ہوتی اس لئے اسے ان ناموں سے پکارنا جائز ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ نہ پکارا جائے۔

چھٹا سبب :-

ایسا کوئی شخص جو اپنا فسق گناہ خود ظاہر کرے جیسے شراب خور وغیرہ ایسے لوگ فسق کو معیوب نہیں سمجھتے اس لئے ان کا ذکر (غیبت جائز ہے)

غیبت کا کفارہ :-

ایام زندگی کا بھروسہ کسے ہے۔ کوئی بھی اپنے ایک سانس کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ اور پھر اس فانی زندگی کو چھوڑنا بھی ایک حقیقت ہے۔ قبل اس کے کہ روح کو بدن سے نکال لیا جائے۔ پچھلے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہئے۔ آئندہ زندگی کے جو چند لمحات ہمیں میسر ہوں گناہوں سے اجتناب کرنے کی مکمل سعی کرنی چاہئے۔

اللہ پاک تو وہ کریم ذات ہے۔ جس کی بارگاہ میں جتنا بھی گناہ گار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کر کے معافی طلب کرے تو وہ خوب معافی عطا فرمانے والا ہے۔ اُس کا باب رحمت ہر کسی کے لئے ہر لمحہ کھلا ہوا ہے چونکہ غیبت کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اور نظام قدرت ہے۔ کہ بندوں کے حقوق جب تک بندہ خود نہ معاف کرے۔ معاف نہیں ہوتے۔

اس لئے غیبت کا کفارہ یہ ہے

پہلے نادم ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور پھر جس کی غیبت کی ہو اس سے معافی مانگی جائے۔ اگر یہ علم ہی نہ ہو کہ غیبت کس کی ہوئی ہے یا وہ شخص انتقال کر چکا ہو۔ تو اس کے لئے خوب استغفار کی جائے

غیبت کا علاج :-

ہر شخص کو ہر وقت یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ غیبت ایک گناہ عظیم ہے۔ اور میں کسی کی غیبت کرنے کی وجہ سے عذاب کا مستحق نہ بن جاؤں کسی کی برائی بیان کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ کیا میں برائیوں سے مکمل پاک ہوں۔ اور اپنی برائیوں کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ یوں کسی کی برائی کرنے سے انسان بچ سکتا ہے۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عیوب کی اصلاح کرنے والے کو خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

(طوبی لِمَنْ شَغَلَهُ عَيْبُهُ عَنْ عَيَوبِ النَّاسِ)

ترجمہ :- وہ شخص خوش قسمت ہے جو لوگوں کے عیوب کی بجائے اپنے عیب میں مشغول رہے یعنی اپنی اصلاح کی فکر میں رہے

۵۵ مبارک وہ ہیں جو عیب اپنے رکھتے ہیں نگاہوں میں

نظر جن کی نہیں الجھی ہے غیروں کے گناہوں میں ۵۶

حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی برائیوں کی اصلاح کی طرف توجہ مبذول

کرنی چاہئے۔ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ ہو جائے تو کسی کی

برائی بیان کرنے کی فرصت ہی نہ ملے گی۔

ویسے بھی کسی دوسرے کے متعلق حسن ظن یعنی اچھا گمان
 رکھنا چاہئے یوں ہم غیبت سے بچ سکتے ہیں اور کسی کے عیوب کی
 بجائے خوبیوں پر نظر رکھنی چاہئے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم
 کا ارشاد مبارک ہے (حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ)
 حُسنِ ظن بہتر عبادت ہے

مسلمان بھائیوں کے متعلق اچھے جذبات رکھنا۔ بھلائی کا عقیدہ رکھنا
 عباداتِ حسنہ میں سے ہے

بہادر شاہ ظفر کے اس شعر کے ساتھ اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں

”تھے جب اپنی برائیوں سے بے خبر
 رہے ڈھونڈتے اوروں کے عیب و ہنر
 پڑی اپنی بُرائی پر جو اک نظر
 تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا،“

اللہ کریم ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے گناہوں سے
 بچنے کی ہمت اور نیکیوں کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ما خذ

مسلم شریف

اشعة اللغات

احياء العلوم

بهار شریعت

نگاہ مرشد

قرآن حکیم

کنز الایمان

تفسیر ضیاء القرآن

تفسیر ابن کثیر

بخاری شریف

ملنے کا پتہ

جامع مسجد المعصوم رضوی، گلی نمبر 5، سرفراز کالونی، فیصل آباد

جامع مسجد تاجدار مدینہ، گلشن کالونی، فیصل آباد

جامع مسجد فاطمہ، آفیسر بلاک مسلم ٹاؤن، فیصل آباد

فاروق سلک سنٹر

دکان نمبر 13 اصابر کلاتھ مارکیٹ، جامع گلی نمبر 3 کچھری بازار فیصل آباد

041-618967

یہ صدقہ جاریہ ہے اسے زیادہ سے زیادہ

حاصل کر کے دوسروں تک پہنچائیں

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے حقدار بننے کے لئے فضائل درود شریف

پر لکھی گئی کتاب

جامِ رحمت

کا مطالعہ کیجئے

تحریر (حافظ عدیل یوسف صدیقی)

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

مصفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اُن کے مولیٰ کے اُن پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرُّسل سے ہے جن کا خمیر
اُنکی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امامِ اتقی و اتقی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یا الہی صدقہ آل رسول ﷺ یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ۔

- 1۔ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت
- 2۔ اہل بیت رضوان اللہ عنہم اجمعین سے محبت
- 3۔ قرآن پاک کا پڑھنا

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے۔
کیونکہ درود شریف پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے۔
رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

برائے ایصالِ ثواب

والدین و امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب

ملک مقصود احمد اینڈ برادران

وینٹکس ایکسپورٹ پرائیویٹ لمیٹڈ فیصل آباد

Wintex Exports (Pvt) Ltd. Faisalabad.

خیرات یافتہ شہنشاہ بغداد شریف

0300-7663653

0300-7220115

منبع: سنن ابی داؤد